جلیل راجا ایم۔اے

اسلام میں نشے کی ممانعت

اب سے چودہ سو برس پہلے جب عرب کی سرزمین جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ی، بت فروشی اور بت پرستی کا زمانہ تھا، شراب، جوا، جنسی بے راہ روی، چوری، ڈکیتی، قتل ورانی دشمنیاں عام تھیں۔ عورتوں کو مالِ تجارت سمجھا جاتا تھا اور ان کی تضحیک کی جاتی تھی۔ بیٹی کی پیدائش بڑے بڑوں کے سر جھک جاتے تھے بلکہ اکثر لوگ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ایسے میں رحمت اوندی جوش میں آئی اور وہ ہستی مبعوث ہوئی جو رحمت للعالمین، خاتم النبیین والمرسلین ہے۔

اس مقدس ہستی نے سرزمین عرب کا نقشہ بدل دیا اور یہاں کے رہنے والوں کو جہالت، برائی اور م و جبر کے اندھیروں سے نکال کر اصحابِ ادراک و فہم، باکردار، بااخلاق، بہادر اور قیصر و کسریٰ کے رث بنا دیا اور دنیا نے ایک ایسی قوم دیکھی جو موت سے ٹکرا جاتی، اصولوں پر ڈٹ جاتی، احکامِ راوندی کی پابندی کرتی اور ستم و جور کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتی، جو کٹ سکتی تھی جھک یں سکتی تھی۔ یہ سب کیسے ممکن ہوا، یہ انقلاب کیسے رونما پذیر ہوا۔ نہ جادو سے اور نہ کسی سائنسی کرشمے سے، بلکہ صرف اور صرف ایک اعلیٰ کردار ہستی کی دن رات کی تگ و دو سے اور احکامِ خداوندی کی بجا آوری سے ایک ایسی عالی صفت قوم وجود میں آئی جس نے ظلم، جبر، چوری، بدکرداری، بدعملی، رشوت، قربا پروری اور فحاشی کے تمام بت پاش پاش کر دیے، جس کی قرآن نے ان الفاظ سے تعریف ی ہے:

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط (الفتح: ۲۹)

تو ان کو دیکھے گا رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے، ان

کے چہروں پر سجدوں کے آثار نمایاں ہیں۔

اس قوم کا ایک ایک فرد ہر وقت جذبۂ جہاد سے سرشار اور بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا، کیونکہ وہ قرآن کے ان الفاظ کو خوب سمجھتے تھے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات: ۱۳)

کہ تم میں سے خدا کے نزدیک وہ زیادہ قابلِ عزت و وقار ہے جو اس سے زیادہ ڈرتا اور زیادہ متقی ہے انھوں نے، ہر اچھی چیز اختیار کر لی اور ہر بری چیز چھوڑ دی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کا کوئی طاقت ور سے طاقت ور انسان اور حکمران قرونِ اولیٰ کے ان مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ دولت، زمین، عہدے، جاہ و حشم، حسن و رعنائیاں ان کے جذبے کو کم نہ کر سکیں اور وہ جہاں گئے فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی ان کا مقدر رہی۔ علم کے میدان میں بھی، طب، ریاضی، کیمیا، طبیعیات، علم الارض، علم الافلاک اور علم جراحی میں ایسے ایسے لوگ اس قوم سے پیدا ہوئے جن کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مگر افسوس ہم آہستہ آہستہ احکامِ خداوندی سے دور رہنے کی وجہ سے اپنے اسلاف کی وراثت سے محروم ہوتے گئے اور اغیار کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ اقبال نے ٹھیک کہا:

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی — کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت وہ سیارہ

پاکستان بڑی قربانیوں اور بے حد کوششوں کے نتیجے میں معرضِ وجود میں آیا تھا۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ نے خوابِ خرگوش میں ڈوبی ہوئی قوم میں ایک نئی روح پھونک دی اور بہت بڑی قربانیوں سے یہ مملکت وجود میں آئی جس میں اسی ہستی کا نظام اور حکم چلانے کا ارادہ کیا گیا، جس نے سرزمینِ عرب و عجم کی تقدیر بدلی تھی، مگر افسوس ہم قوم کو بنانے کی بجائے بیٹھے، محل، گاڑیاں اور بنک بیلنس بناتے گئے۔ ہم دولت اور ہوس کے پجاری ہو گئے اور مادے کی ہوس اور اقتدار کی چمک نے ہمیں اصل مقصد سے ہٹا دیا اور ہم بھول گئے کہ قوموں کی تقدیر کردار سے بنتی ہے نہ کہ دولت کے انبار سے۔ اللہ انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے اطاعت گزار ہوں۔

آج اخبار و جرائد سے یہ معلوم کر کے افسوس ہوتا ہے کہ پاکستان جو صرف نفاذِ اسلام اور احکامِ خداوندی کی بجا آوری کے لیے حاصل کیا گیا تھا، وہ نشہ آور اشیا کے استعمال کی لپیٹ میں آ رہا ہے اور

پاکستان کے تقریباً ایک لاکھ شہری کسی نہ کسی طریقے سے نشہ آور چیزوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس سے روح کانپ اٹھتی ہے اور یہ نتیجہ ہے احکام خداوندی کو بھولنے کا کہ چودہ سو سال پہلے پیغمبر اسلام نے فرمایا: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَام " کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے اور شراب کو " اُمُّ الْخَبَائِث " کہا گیا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب شراب پر پابندی کا حکم ہوا تو شراب کے ڈرم، مٹکے اور جام و سبو توڑ دیے گئے اور شراب گلیوں میں بہنے لگی۔

شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں سے انسان مدہوش ہو جاتا ہے اور اس کی عقل ختم ہو جاتی ہے۔ کیا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک اور معاشرے میں مست حال، مدہوش اور پاگلوں کا اضافہ ہو جائے جو قوم و ملک پر بوجھ بن جائیں۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو ہمیں احکام قرآنی کے مطابق ان نشہ آور اشیا کے طوفان کو روکنا چاہیے اور ملک میں منشیات کے استعمال اور اس کی تجارت بند کرنے کے لیے سخت سے سخت قوانین کی پابندی اور سزا کا نفاذ کرنا چاہیے۔ تاکہ یہ وبا گھن کی طرح پوری قوم کی جڑیں نہ کھوکھلی کر دے۔ ہر سال دنیا میں لاکھوں آدمی نشہ آور اشیا استعمال کرتے ہیں، جن میں سے ہزاروں افراد بے کار ہو جاتے ہیں اور معاشرے کے لیے بوجھ بن جاتے ہیں۔ نشہ آور اشیا استعمال کرنے والوں سے ہزاروں جرم اور حادثے سرزد ہوتے ہیں، جن میں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ان کا استعمال پوری دنیا کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور اگر ان پر قابو نہ پایا گیا تو خطرہ ہے کہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد اس کی لپیٹ میں آجائے گی۔

ہمیں دیکھنا چاہیے کہ نشہ کیا ہے؟ ہر وہ چیز جس کا استعمال، جسم، دماغ یا انسانی ذہن و فکر پر اثر انداز ہوتا ہے، نشہ آور کہلا سکتی ہے۔ نشہ استعمال کرنے والے شخص کو مختلف ادوار سے گزرنا پڑتا ہے۔

اوّل : وہ نشہ آور چیزوں پر بھروسا کرتا (DRUG DEPENDENCE) یعنی ان کو اپنی تکلیف کا علاج سمجھ کر گاہے بگاہے استعمال کرتا ہے۔

دوم : نشہ آور اشیا کے مسلسل استعمال (HABITUATION) سے انسان کے دل میں ایک زبردست خواہش ابھرتی ہے اور وہ نفسیاتی طور پر اس کے استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

سوم : جو شخص نشہ آور اشیا کا عادی ہو جائے وہ جسمانی طور پر ادویات کا محتاج ہو جاتا

ہے، ورنہ بدحواس اور مردہ سا ہو جاتا ہے، اس کے جوڑ درد کرنے لگتے ہیں اور اس وقت تک نیند نہیں آتی جب تک نشہ استعمال نہ کرے۔

نشہ آور اشیا کے استعمال کی وجوہ

۱۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ادویات کا استعمال تمام مسائل کا فوری حل ہے۔

۲۔ لوگ جب پریشان ہوتے ہیں تو اپنی ذہنی سوچ کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، اس لیے وہ ایسی ادویات استعمال کرتے ہیں جو دماغی نظام پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

۳۔ جو لوگ اپنے حالات، مسائل، اردگرد اور ماحول سے تنگ آ جاتے ہیں تو عارضی طور پر غم غلط کرنے کے لیے نشے کا سہارا لیتے ہیں۔

۴۔ کچھ لوگ لطف حاصل کرنے کے لیے یا جنسی تسکین کے لیے بھی نشہ استعمال کرتے ہیں۔

۵۔ لوگ نشہ آور اشیا کے نقصانات سے بے خبر اور نا آشنا ہیں۔

نقصانات

۱۔ نشہ کرنے والا شخص اپنی اور معاشرے کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کو بھول جاتا ہے۔

۲۔ اس سے انسانی کی جسمانی اور دماغی صحت متاثر ہوتی ہے اور اس کے پاگل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۳۔ وہ تمام ذمے داریوں کو بھول کر برے کام اور جرائم کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

۴۔ نشہ خریدنے کے لیے پیسے نہ ہوں تو چوری چکاری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۔ نشے کی حالت میں ڈرائیونگ سے حادثات ہوتے ہیں۔

۶۔ انسان کی تمام صلاحیتیں و سوچ بے کار ہو جاتی ہے اور وہ معاشرے کے لیے ناسور بن جاتا ہے۔

۷۔ زندگی کے معاملات میں بے ربطی اور بدنظمی پیدا ہو جاتی ہے اور یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے اثرات پھیلتے جاتے ہیں۔

تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ نشہ آور اشیا سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں۔